

بدربہ اتم موجود ہے۔ انگریز ہندوستان کو فتح کر چکے تھے لیکن وہ جانتے تھے کہ مسلمان کا جذبہ جہاد ایک شیر کی طرح ہے کہ جب تک وہ اپنی کچھار میں پڑا سوتا رہتا ہے کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن جب وہ بیدار ہو جاتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت بھی اس کو خوفزدہ نہیں کر سکتی۔ یہی اندیشہ تھا جس نے انگریز کو پریشان کر رکھا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ کوئی ترکیب ایسی چلنی چاہیے کہ مسلمانوں کے دلوں میں انگریزیت کے خلاف جو جذبہ نفرت بھرا ہوا ہے وہ جاتا رہے لیکن اس راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ علمائے کرام کا ہی وجود ہے اور یہ ایسی کچی گولیاں کیلئے ہوئے نہیں ہیں کہ آسانی سے کسی کے نفرتی یا زریں دامن فریب میں آسکیں اس بنا پر انہوں نے چاہا کہ کسی طرح علماء کا وقار ختم کر دیا جائے اور مسلمانوں کے دل و دماغ پر انہوں نے جو تسلط جمار کھا ہے اس کی گرفت کو ڈھیل کر دیا جائے۔ (فہم قرآن تالیف مولانا سید احمد صاحب مدظلہ)

ارباب تعلیم اور اصحاب مدارس کے لیے لمحہ فکریہ

ارباب بصیرت اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ہمارے ملک میں لادینی تعلیم اور ادا پرستانہ رجحانات نے تعلیم و سیاست سے اسلام کو الگ کر رکھا جس طرح نظریہ پاکستان کو عملی شکل دینے سے پہلے ہی کی پالیسی اختیار کر رکھی تھی، اس نے پاکستان کی بنیادیں کو کھلی کر دی ہیں اور آج نہ صرف یہ کہ ہم مشرقی پاکستان کو بیٹھے ہیں، بلکہ پورے پاکستان میں لادین اور ملیحدگی پسندانہ تحریکیں زوروں پر ہیں جس کا واحد حل ملک میں اسلامی نظام کا عمل نافذ اور اسلامی تعلیم کا دور دورہ ہونے۔ بلاشبہ اس وقت ملک میں اگر اسلام کا کچھ نام باقی ہے تو یہ دینی مدارس کا رہن منت ہے۔ لیکن اگر دینی مدارس نے عصری تقاضوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم کو زمانہ حال کی ضرورتوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوششیں نہ کیں تو معاشرہ کی نگاہ میں وہ اپنی رہی سہی اہمیت بھی کو بیٹھیں گے جس کا نتیجہ ملک و ملت کی تباہی ہوگا۔ اس وقت جبکہ ملک میں نئی تعلیمی پالیسی تیار کی جا رہی ہے اور دینی مدارس میں بھی نئے سال کی ابتدا ہے، اصحاب مدارس اور ماہرین تعلیم کو دینی مدارس کو مفید تر بنانے اور ان کے روشن مستقبل کے لیے باہمی مل بیٹھنے کا انتظام کرنا چاہیے تاکہ باہمی تبادلہ خیالات سے "حیرت انگیز" کار اختیار کیے جاسکیں۔ اس وقت ملک کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ علماء کی ایک کمیپ تیار کی جائے جو کتاب و سنت کی تعلیمات کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق پیش کر کے اسلام کو مکمل ضابطہ حیات کے طور پر ملک میں رائج کر سکیں۔